



## سوال

(238) عورت اپنی نماز کے لیے اقامت کہہ سکتی ہے؟

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا عورت اپنی نماز کے لیے اقامت کہہ سکتی ہے۔ اور اس کی کیا دلیل ہے؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

ہاں عورتیں اقامت کہہ سکتی ہیں۔ اگرچہ جمہور علماء کا قول یہ ہے کہ عورت کے لیے اذان یا اقامت کہنا جائز نہیں ہے۔ اور ان حضرات کی دلیل وہ حدیث ہے جو سنن بیہقی میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

"لا اذان ولا اقامة علی النساء" (سنن الکبریٰ للبیہقی میں یہ روایت فضیلۃ الشیخ کے ذکر کردہ الفاظ کے بجائے "لیس علی النساء اذان ولا اقامة" ہیں، دیکھئے السنن الکبریٰ للبیہقی 408/1، حدیث 1779) "یعنی عورتوں کے لیے اذان اور اقامت نہیں ہے۔"

لیکن امام ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ یہ روایت ابن عمر رضی اللہ عنہم پر موقوف اور ان کا اپنا قول ہے، اور ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے صحیح کہا ہے۔ اسی طرح ایک اور روایت بھی ذکر کی گئی ہے جو انتہائی ضعیف ہے کہ:

النساء عین و عورات فاستروا عینن بالسکوت و عوراتن بالبیوت (یہ روایت فضیلۃ الشیخ کے بیان کردہ الفاظ کے ساتھ مجھے نہیں مل سکی البتہ "انما النساء عی و عورة فکفوا عینن بالسکوت واستروا عوراتن بالبیوت" کے الفاظ سے ملی ہے دیکھئے: العلل المتناہیة فی الاحادیث الواہیة، لابن جوزی: 2/632 روایت نمبر 1044، طبع دار الکتب بیروت، تحقیق خلیل الیس، الفاظ میں معمولی فرق کے ساتھ یہ روایت کنز العمال (طبع بیروت) 16/465 حدیث 44968 میں بھی دیکھی جاسکتی ہے۔

"عورتوں میں ایک طرح کا جھول ہوتا ہے اور یہ چھپانے کے لائق ہیں۔ سوان کے جھول کو خاموشی کے ذریعے سے اور ان کی شخصیات کا گھروں کے ذریعے سے چھپاؤ۔"

مگر اس روایت کی سند انتہائی ضعیف ہے۔

رہی دلیل اس بات کی کہ عورتوں کے لیے اقامت جائز ہے، وہ حدیث ہے جسے حدیث مسنی الصلاة کے نام سے یاد کیا جاتا ہے جو بخاری و مسلم میں روایت کی گئی ہے اور ابوداؤد میں بھی ہے، اس میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس نمازی سے فرمایا تھا کہ:



فتوٰنا کا امرک اللہ ثم تشہد واقم (سنن ابی داؤد، کتاب الصلاة، باب من لا یقیم صلیہ فی الركوع۔۔۔، حدیث: 861۔ سنن الترمذی، کتاب البواب الصلاة، باب وصف الصلوٰۃ، حدیث: 302۔ صحیح ابن خزیمہ: 274/1، حدیث: 545)

”پھر وضو کر جیسے تمہیں اللہ نے حکم دیا ہے پھر دعا پڑھ اور اقامت کہہ۔“

اور عورتیں بھی مردوں ہی کی طرح اور ان ہی کی جنس سے ہیں اور شرعی مسائل مردوں اور عورتوں دونوں کے لیے بنیادی طور پر ایک سے ہیں سوائے اس کے جہاں ان میں کسی تفریق کا بیان آجائے، اور اس مسئلہ میں تفریق کی کوئی دلیل وارد نہیں ہے۔ چنانچہ عورتوں کے لیے اقامت کہنا جائز ہوگا مگر وہیں جہاں اجنبی مرد موجود نہ ہوں۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

## احکام و مسائل، خواتین کا انسائیکلو پیڈیا

صفحہ نمبر 226

محدث فتویٰ